3659 ـ ایسے پروگرام میں کام کرنا جس سے کفار کو عسکری فائدہ پہنچے

سوال

آپ کی جانب سے دیے گئے بہت سے جوابات کا مطالعہ کرنے کے بعد الحمد للہ میں ان معقدہ مسائل میں آپ کی آراء سے مطمئن ہوا ہوں جن سے اس وقت امت دوچار ہے، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ پر اپنی رحمت برسائے، جیسا کہ آپ اپنے علم سے مسلمانوں کی مدد کر رہے ہیں. آمین
میرا سوال یہ ہے کہ:
کیا دنیاوی علوم سیکھنے کے لیے مسلمان شخص کا کفار ممالك جانا جائز ہے؟
اور کیا ہمارے لیے ایسے پروگرام بنانے جائز ہیں جو کفار کی عسکری ضروریات میں ممد و معاون ثابت ہوں، کیونکہ وہ ہمارے ساتھ حالت امن میں ہیں؟
اور کیا اس کام کے ذریعہ حاصل کردہ مال حرام ہے یا حلال؟
میری گزارش ہے کہ برائے مہربانی میرے سوال کا جواب ضرور دیں، میں طالب علم ہوں اور خیالات بکھرے ہوئے ہیں کہ آیا میں صحیح کر رہا ہوں یا غلط؟
اس کے متعلق میں نے اپنے کچھ دوست واحباب سے بات کی تو انہوں نے اسے حلال کہا، کیونکہ ہمارے لیے یہ اہم نہیں کہ وہ ہمارے تیار کردہ پروگرام کو کس چیز میں استعمال کریں گے، ہم تو صرف کام کرتے اور اس کی مزدوری حاصل کرتے ہیں، اس میں ہم کسی اسلامی ملك کے بارہ میں نہیں سوچتے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو یہ دنیاوی علوم مسلمانوں کو فائدہ مند ہیں، اور ان کی تعلیم مسلمان ممالك میں میسر اور مہیا نہیں، تو پھر ایك شرط کے ساتھ دیار کفار میں جا کر اسے حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں:

یہ کہ: تعلیم حاصل کرنے والا متدین یعنی دین پر عمل پیرا ہو، اور دینی تعلیم یافتہ ہو، تا کہ شہوات اور شبہات سے بچ سکے.

اور ہمارے لیے کسی ایسے پروگرام میں کفار کی مدد و معاونت کرنی جائز نہیں جس سے مسلمانوں کو ضرر اور اذیت پہنچے، اور کافروں کو مزید تسلط حاصل ہو.

فرمان باری تعالی ہے:

اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اور برائی وگناہ اور معصیت ونافرمانی اور ظلم و زیاتی میں ایك دوسرے کا تعاون مت کرو.

چاہیے یہ ضرر اور نقصان مستقبل میں ہونے کا اندیشہ ہو، جیسا کہ امن و سلامتی کے وقت حالت ہے، یا پھر حربی اور جنگ کرنے والے کفار سے جلد نقصان اور ضرر حاصل ہو.

آپ یہ یاد رکھیں کہ رزق حلال حاصل کرنے کے دروازے بہت زیادہ اور کئی ایك ہیں، اور پھر حدیث میں بھی ہے:

" جو کوئی شخص کسی چیز کو اللہ تعالی کے لیے ترك کرتا ہے، تو اللہ تعالی اسے اس بھی بہتر اور اچھی چیز عطا فرماتا ہے"

واللہ اعلم .